بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء — عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۸ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ، ۴ ہجرت ۱۳۵۰ہش، ۴ مئی ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۰۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں ان سب کا آخری علاج دعا ہے

دعا کرانے والے کیلئے ضروری ہے کہ بار بار یاد دلا کر خاص تعلق پیدا کرے صبر اور استقامت سے اپنا حال پیش کرتا رہے

"اصولِ دعا میں سے یہ بات ہے کہ جب تک انسان کو کسی کے حالات کے ساتھ پورا تعلق نہ ہو تب تک وہ رقّت اور درد اور توجہ نہیں ہو سکتی جو دُعا کے واسطے ضروری ہے۔ اور اس قسم کے حضور اور توجہ کا پیدا کرنا دراصل اختیاری امر نہیں ہے۔ دعا میں کوشش ہر دو طرف سے ہونی ضروری ہے۔ دُعا کرنے والا خدا تعالیٰ کے حضور میں توجہ کرنے میں کوشش کرے اور دُعا کرانے والا اس کو توجہ دلانے میں مشغول رہے۔ بار بار یاد دلائے خاص تعلق پیدا کرے صبر اور استقامت کے ساتھ اپنا حال زار پیش کرتا رہے۔ تو خواہ مخواہ کسی نہ کسی وقت اس کیلئے درد پیدا ہو جائے گا۔ دُعا بڑی شئے ہے جبکہ انسان ہر طرف سے مایوس ہو جائے تو آخری حیلہ دُعا ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔ مگر ایسی توجہ کی دُعا ضرور ایک وقت چاہتی ہے اور یہ بات انسان کے اختیار میں نہیں کہ کسی کے واسطے دل میں درد پیدا کر لے۔

ایک صوفی کا ذکر ہے کہ وہ راستہ میں جاتا تھا کہ ایک لڑکا اس کے سامنے گر پڑا۔ اور اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ صوفی کے دل میں درد پیدا ہوا۔ اور اسی جگہ خدا تعالیٰ کے آگے دُعا کی اور عرض کی کہ اے خدا تو اس لڑکے کی ٹانگ کو درست کر دے ورنہ تو نے اس قصاب کے دل میں درد کیوں پیدا کیا۔

میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دُعا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر شئے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے اور ہر شئے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہے تو وہ اسے بہت سا فائدہ پہنچا دیتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟ مگر دُعا کا معاملہ ایسا نہیں کہ انسان دُور سے گولی چلا دے اور چلا جائے بلکہ جس شخص سے دُعا کرانی چاہیئے اس کے ساتھ تعلق پیدا کرنا چاہیئے۔ دیکھو بازار میں آپ کو ایک شخص اتفاقیہ طور پر مل جاوے اور آپ اس کو پکڑ لیں اور کہیں کہ تو میرا دوست بن جا تو وہ کس طرح دوست بن سکتا ہے؟ دوستی کے واسطے تعلقات کا ہونا ضروری ہے اور وہ رفتہ رفتہ ہو سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۴۹-۵۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب یکم ماہ ہجرت کی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اچھی رہی۔ آج کراچی کے ڈاکٹروں کی ٹیم کے انچارج مکرم کمانڈر شوکت علی صاحب نے جو کل ربوہ آئے تھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بھی مکمل معائنہ کیا اور اظہار کیا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل اور شریانوں کی حالت اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحتمند ہے۔"

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے خاص التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گذشتہ دو تین روز طبیعت اچھی رہی۔ گذشتہ رات سردرد کی تکلیف ہو گئی تھی۔ آج صبح جسم میں درد کی شکایت ہے احباب جماعت، خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

نظارت اصلاح وارشاد کے انتظام کے ماتحت عنقریب حافظ کلاسز کا اجراء ہونیوالا ہے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال مجلس مشاورت کے موقع پر جماعتوں کو حافظ کلاسز کے اجراء کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے حافظ کلاس کھولنے کے لئے نظارت ہذا میں درخواستیں آ چکی ہیں جو حافظ صاحبان نظارت ہذا کے انتظام کے ماتحت معلّم لگنا چاہیں۔ وہ جلد سے جلد مقامی جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں معیّنین کو ان کے مناسب حال الاؤنس دیا جائے گا۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے دینی نصاب کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱ رمئی کو ہوگا۔ کارکنان مطلع رہیں نصاب حسب ذیل ہے۔

۱۔ قرآن کریم۔ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ
۲۔ علم کلام۔ اعجاز احمدی کا اردو حصّہ
۳۔ انٹرویو۔ ۲۰ نمبر

(ناظر اصلاح وارشاد)

مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب بخیریت گیمبیا پہنچ گئے

"باتھرسٹ (گیمبیا) سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب وہاں مورخہ ۲۳ر اپریل کو بخیریت پہنچ گئے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نصرت جہاں پروگرام کے ماتحت تشریف لے گئے ہیں۔

احباب دُعا فرماویں کہ ان کا جانا سلسلہ کے لئے اور خود ان کے لئے برکاتِ الٰہیہ کا موجب ہو۔ آمین

(بشیر احمد رفیق)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ہجرت ۱۳۵۰ ہش

اسلام کی اشاعت و تبلیغ کس طرح ہوئی

— ۲ —

جو کچھ ہم نے گزشتہ اداریہ میں لکھا ہے اس سے واضح ہے کہ جو درویش پہلے زمانے میں اشاعت و تبلیغ کے لئے مقرر کئے جاتے تھے وہ اور ان کے مرشد ہی صحیح معنوں میں علماء امتی ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کو روحانیت میں بھی کمال حاصل ہوتا تھا اور اللہ تعالیٰ ان میں ایسا جذب پیدا کر دیتا تھا کہ لوگ ان کے کردار سے متاثر ہو کر ان کے گرد جمع ہو جاتے تھے۔ اور وہ اسلامی روشنی چاروں سُو پھیلانے میں کامیاب ہو جاتے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اگر ایک آدمی بھی متقی اور صالح کسی مقام پر ہو جو اشاعت حق کے لئے پورا جوش رکھتا ہو تو خدا تعالیٰ اس میں قوت جاذبہ پیدا کر دیتا ہے اور وہ ایک جماعت بنا ہی لیتا ہے کیونکہ مومن کبھی اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ نہیں کہ صرف معجزات کے ذریعہ سے ہی لوگوں پر حجت پوری کی جاتی ہے بلکہ مومن میں اللہ تعالیٰ ایک قوت جذب رکھی ہے سعید لوگ اس کی طرف کھینچے جاتے ہیں اور غیر سعید لوگ بھی سلسلہ حقہ کی خدمت میں لگائے جاتے ہیں۔ ان کے سپرد یہ خدمت کی جاتی ہے کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت میں شور و غوغا مچا کر اس کی تشہیر کریں۔ اور اسکی تبلیغ کو دور تک پہنچا دیں۔ مومن میں قوت جاذبہ ضرور ہوتی ہے جب میں براہین لکھتا تھا تو یہ الہام ہوا تھا کہ ہر ایک دُور کی راہ سے لوگ تیرے پاس آئیں گے اس وقت ایک بھی آدمی میرے ساتھ نہ تھا اور یہ کتاب وہ ہے جو ہر ایک فرقہ عیسائی ہندو۔ برہمو آریہ اور سب مخالفین کے پاس ہے۔ مولوی محمد حسین نے اس پر بڑا ریویو لکھا تھا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ پیشگوئیاں ہم نے بنائی ہیں یا ایسے زمانہ میں لکھی گئی تھیں کہ لوگ آیا جایا کرتے تھے ایسے وقت میں یہ الہامات شائع ہوئے اور کئی ایک زبانوں میں عربی، فارسی، اردو، انگریزی، عبرانی سب زبانوں میں الہامات ہوئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ ہر ایک زبان گواہ رہے اور اس کتاب کی عظمت ہو۔ اور اس میں یہ بھی ایک راز معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زبان کے لوگ ہوں گے اور اس جماعت میں داخل ہوں گے"

(ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۹۹)

مئے عرفان

میخانہ ہے میخانے میں ساقی کا ادب کر
اک جام پیا ہے تو اب اک اور طلب کر
ہنگامہ ہے اس بزم کی تقدیس کو لازم
خاموش نہ رہ تشنہ لبی پر نہ غضب کر

لازم ہے درِ میکدہ وا تا بہ سحر ہو
رندانِ بلاکش کو نہ تاخیر کا ڈر ہو
آئے کوئی جب چاہے، چلا آئے بصد شوق
اک گھر تو ترے شہر میں ہر شخص کا گھر ہو

لازم تو نہیں پینے کو ساغر ہو سبو ہو
رندوں کو عبادت کے لئے رسم وضو ہو
ہے طبع بلانوش کو درکار یہی بات
آنکھیں تری مخمور ہوں، ساقی مرا تُو ہو

دن کو کہہ دیتا ہوں میں رات مگر یہ سچ ہے
تجھ سے پوشیدہ نہیں حالات؟ مگر یہ سچ ہے
تو نہ ہو پاس تو میں پی نہیں سکتا اے دوست
تو نہ سمجھے گا مری بات، مگر یہ سچ ہے

(نسیم سیفی)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے اور اسلام سے دُور لوگوں کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی ان کامیابیوں اور کامرانیوں سے روشناس کروائیے۔ (مینجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں اقتصادی و معاشی مشکلات کا حل

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق بلاد عربیہ)

سرورِ کائنات فخرِ موجودات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے خاتم النبیین جیسے عظیم لقب سے نوازا اور اس آسمانی لقب اور ربّانی خطاب دینے کا مقصد ہی یہ ہے کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں اور آپ کا مقام اعلیٰ ارفع اور اکمل ہے زندگی کے تمام مراحل میں آپ انسانیت کے لئے قندیل اور شمع کی حیثیت رکھتے ہیں اور آپ کے ارشادات مبارکہ زندگی کے ہر پہلو میں ظلمتوں کو پاش پاش کرتے ہیں اور ماحول کو روشن اور مُبارک کرتے ہیں آپ کا ہر ارشاد اور ہر قدم بنی نوع انسان کی بہبودی اور خیر خواہی کے لئے وقف تھا۔ آپ تمام اخلاق عالیہ سے متصف تھے۔ آسمان نے آپ کے متعلق گواہی دی کہ آپ اخلاق میں یگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

یقیناً آپ خلقِ عظیم کے حامل ہیں

اور دوسری جگہ فرمایا:-

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ

یقیناً تمہارے فائدہ کے لئے رسول کی ذات مبارک میں ایک عمدہ نمونہ اور مشکلات کا بہترین مداوا ہے۔ گویا ہر ایک مقام پر آپ کے اخلاق عالیہ کی مدح کی گئی اور دوسرے مقام پر فرزندانِ اسلام کو تلقین کی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے لئے نیک نمونہ سمجھیں اور حضور کی تعلیمات پر عمل کریں۔ آنحضرت کے لئے لفظ "اسوۃ" کے انتخاب میں عظیم اور معنی خیز بلاغت ہے کیونکہ "اسوۃ" کے لغوی معنی صورت احوال کی اصلاح کرنا اور زخم کو مندمل کرنا ہیں اور اس لفظ کے انتخاب میں معنوی راز یہ ہے کہ آپ کی تعلیمات کو اگر عملی جامہ پہنایا جائے تو اس میں اطمینان نفس اور مشکلات کا حل ہے۔ عصرِ حاضر میں سوسائٹی کی بنیادی مشکل یہ ہے کہ اقتصادیات اور معاشیات کا توازن بالکل ٹھیک نہیں رہا اور یہ امر عوام و خواص کے لئے سر دردی کا باعث بنا ہوا ہے۔ اگر بنظرِ غائر دیکھا جائے تو ہر قسم کے بحران کے پیچھے اقتصادی اور معاشی مشکلات ہی کارفرما ہیں۔ آج سرمایہ دار اور مزدور کے درمیان صرف اسی وجہ سے وسیع خلیج حائل ہو چکی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے جن صفات اور القاب سے نوازا ہے ان میں سے ایک خطاب "وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ" ہے یعنی آپ کا وجود مبارک جملہ اقوام عالم کے لئے سراسر رحمت کا باعث ہے اور رسالت محمدیہ کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ دنیا اطمینان اور سُکھ کا سانس لے اس ایمان اور جذبہ کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مطالعہ کیا جائے تو خدا تعالیٰ کا یہ خطاب آپ پر بالکل صحیح اطلاق پاتا ہے۔

اسلام کا بنیادی نقطۂ نظر یہ ہے کہ عدل و انصاف کو کسی صورت میں بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اسلامی نظریہ کی رو سے ہر شخص کا یہ فطرتی حق ہے کہ جملہ وسائل سے اپنا رزق حاصل کرنے کی کوشش کرے اس طبعی خواہش سے کسی فرد کو محروم نہیں کیا جا سکتا اور اس کوشش اور جدوجہد میں کسی قسم کا امتیاز نہیں ہونا چاہیئے کسی مخصوص طبقہ یا نسل یا خاندان کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہیئے اور اس میں قومیت اور رنگ و نسل کا سوال پیدا کرنا انسانی ضمیر کے خلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غیر فطرتی اور بناوٹی نظریہ کی سخت مخالفت کرتے ہوئے انتہائی نفرت اور کراہیت کا اظہار فرمایا ہے چنانچہ فرمایا لَا فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی اَعْجَمِیٍّ اِلَّا بِالتَّقْوٰی کہ کسی عربی کو عجمی سے فضیلت جتانے کا حق نہیں ہے ہاں تقویٰ اور خدا ترسی کی بناء سے یعنی اخلاق فاضلہ کے حامل شخص کو فضیلت دی جائے گی۔ پھر فرمایا اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ کہ تم اہلِ زمین پر رحم کرو تم پر آسمانی بادشاہ رحم کرے گا۔

اسلام کا نظام حیات اور اقتصادی نظام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں یہ تقاضا کرتا ہے کہ سوسائٹی میں ایسی قانونی اور رواجی رکاوٹیں باقی نہ رہیں جن کی بناء پر کوئی شخص اپنی قوت اور استعداد کے مطابق اقتصادی اور معاشی جدوجہد نہ کر سکتا ہو اور ایسے امتیازات بھی قائم نہ رہیں جو بعض مخصوص خاندانوں کے لئے پیدائشی خوش نصیبی میں مستقل قانونی تحفظات میں تبدیل کر دیں

یہ طریقہ اور پالیسی استعماری اور سامراجی حکومتوں کی ہوا کرتی ہے تاکہ ان کی خوشامد اور چاپلوسی کی جا سکے۔ اور یہ حکومتیں اپنی من مانی خواہشات کو ان مخصوص خاندانوں کے ذریعہ پوری کر سکیں۔

اسلام کے اقتصادی نظام کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ زندگی کے ہر پہلو میں اخلاق حسنہ کا جذبہ قائم رہے اور اسلام اقتصادی میدان میں چاہتا ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے لئے ہمدرد اور غمگسار ہوں اور بے رحم نہ ہوں اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ سوسائٹی میں ایک ایسا ادارہ موجود ہو جو معذور اور پسماندہ اشخاص کی مدد کا ضامن ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

لَا تُنْصَرُوْنَ وَلَا تُرْزَقُوْنَ
اِلَّا بِضُعَفَآءِکُمْ

کہ تم کو مدد اور رزق نہیں دیا جائے گا جب تک کہ تم اپنے ماحول میں رہنے والے پسماندہ طبقہ سے ہمدردی نہ کرو گے امیر و غریب کے تعلقات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ فریقین میں ایک دوسرے کے متعلق ہمدردی کے جذبات ہوں اگر یہ روح اور جذبہ مفقود ہے تو اس چیز کا اثر اخلاقیات پر بہت ہی گھناؤنا ہوتا ہے اور امیر و غریب کے باہمی تعلقات تلخ ہو جاتے ہیں۔ عداوت رقابت بغض و کینہ قلوب میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اور کئی باہمی تعاون کی سکیموں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ملک کا اجتماعی توازن بگڑ جاتا ہے۔ اور اخلاقی بحران پیدا ہو جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قوم کے فقراء اور مساکین کے جذبات و احساسات کا اتنا خیال تھا کہ آپ فرماتے ہیں

اُمِرْتُ اَنْ اٰخُذَ الزَّکٰوۃَ
مِنْ اَغْنِیَآءِکُمْ وَاَرُدُّھَا
فِیْ فُقَرَآءِکُمْ

یعنی مجھے امراء سے زکوٰۃ لینے کا حکم دیا گیا ہے تاکہ اس کو فقراء اور محتاجوں میں تقسیم کیا جا سکے۔

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرآنی وحی کے مطابق اموال زکوٰۃ کی تقسیم بڑے اہتمام سے فرمایا کرتے تھے اور ہر چیز کی زکوٰۃ کے متعلق باقاعدہ نصاب مقرر فرمایا اور ۲½ فی صد سالانہ زکوٰۃ وصول کرنے کا حکم دیا ہے زرعی پیداوار، معدنیات اور مویشیوں میں زکوٰۃ کا نصاب مقرر فرمایا۔

غیر مسلم محققین کو بھی یہ اعتراف ہے کہ یہ ایک [illegible] عظیم اور اجتماعی منصوبہ ہے جس کے عملی قیام سے سوسائٹی میں کوئی شخص بھوکا نہیں رہ سکتا اور کوئی شخص رزق اور روزی سے محروم نہیں ہو سکتا۔

حضور پاک سرورِ کائنات فخرِ موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات مبارکہ میں ان تمام وسائل کو ناجائز قرار دیا گیا ہے جن سے اخلاقی اقدار کو نقصان پہنچے اور مال ایک مخصوص طبقہ کے ہاتھ میں آجائے۔ یا غلط رنگ میں خرچ ہو اور اسراف ہو۔

شراب نوشی اور اس کے جملہ متعلقات اور منشیات کا بنانا بیچنا۔ بدکاری۔ رقص و سرود کی محافل۔ جوا۔ سٹہ۔ لاٹری۔ سود اندازے اور دھوکے کے سودے اور ایسے تجارتی طریقے جن سے ایک فریق کا یقینی فائدہ ہو اور دوسرے کا فائدہ مشکوک ہو ضرورت کی چیزوں کو روکنا تاکہ قیمتیں چڑھ جائیں اور عوام کے پاس مہنگے بھاؤ سے فروخت کرنا۔ نیلامی کی صورت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر نیلامی دے کر قیمت بڑھانا یہ سب ناجائز ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ملاوٹ کو دھوکہ اور فریب قرار دیا ہے اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس فعل کو انتہائی کراہت اور نفرت سے دیکھا ہے۔ اور فرمایا۔

مَنْ غَشَّ فَلَیْسَ مِنَّا

جو دھوکہ دیتا ہے اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے لفظ "غش" کے معنے ہیں دودھ میں پانی ملانا یعنی ملاوٹ کرنا ہیں۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو اعتدال سے پاکیزہ زندگی گزارنے کی ہدایت کی ہے اور اسراف کو آپ نے ناجائز قرار دیا ہے اور اس کے بالمقابل قناعت اور کفایت پر زور دیا ہے عیّاشی پر دولت کو اڑانا جس میں شخصی شان و شوکت ہو اور زیبائش و آرائش پر بلاوجہ خرچ کرنا دولت کا ضیاع ہے اور فرمایا۔

اَلْقَنَاعَۃُ کَنْزٌ لَا یَفْنٰی

کہ قناعت غیر فانی خزانہ ہے اور فرمایا

اَلْاِقْتِصَادُ فِی النَّفَقَۃِ نِصْفُ الْمَعِیْشَۃِ

کہ اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنا زندگی کی آدھی مشکلات کو حل کرنا ہے۔

شخصی سرمایہ یا اجتماعی سرمایہ پر معاشرہ

کا حق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں بیان فرمایا ہے کہ اُعْطُوا الْاَجِیْرَ اَجْرَہٗ قَبْلَ اَنْ یَّجِفَّ عَرَقُہٗ

مزدور کو اس کی واجب مزدوری اس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی جائے۔

اس ارشاد نبوی میں سرمایہ دار اور مزدور کے باہمی تعلقات کو جہاں خوشگوار بنانے کا گُر بتلایا ہے وہاں مزدور طبقہ سے یہ امید رکھی گئی ہے کہ تم نے انتہائی محنت اور عرق ریزی سے کام کرنا ہے اور اپنے مالک کو خوش کرنا ہے آج مالک اور مزدور کے درمیان جو رقابت کی خلیج اتنی وسیع ہوگئی ہے اور تعلقات ناگفتہ بہ ہوگئے ہیں اس کا صحیح علاج اور تریاق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک میں ہے۔

ارشادات نبوی کا تقاضا یہ ہے کہ اقتصادی اور معاشی میدان میں لوگ ایک دوسرے کے ہمدرد اور مددگار ہوں اور اس میں اخلاقی پہلو کو مدنظر رکھا جائے۔ اور ناجائز مدد نہ کی جائے جس میں عدل و انصاف کو ترک کر دیا جائے چنانچہ فرمایا۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الرَّاشِیْ وَالْمُرْتَشِیْ۔

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے والے اور دینے والے پر لعنت کی ہے اور ایک حدیث میں "رائش" کا لفظ بھی مذکور ہے یعنی جو رشوت کے دینے اور لینے میں واسطہ (دلال) بنتا ہے۔

رشوت ایک ایسی طاعونی اور متعدی مرض ہے کہ جس ماحول میں یہ رواج پا جائے وہاں دولت کے کمانے کے ناجائز حربے استعمال کئے جاتے ہیں اور ایک طبقہ مظلوم بن جاتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اصحاب ثروت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم سے قیامت کے روز سوال کیا جائے گا کہ

مِنْ اَیْنَ اکْتَسَبْتُمْ وَ فِیْمَا اَنْفَقْتُمْ۔

کہ تم نے یہ دولت کیسے کمائی اور اسے کہاں خرچ کیا؟

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے قائم کردہ قانونِ وراثت کو عملی طور پر قائم کرکے ایک مثال قائم کر دی ہے اور بہت ہی کامیاب اقتصادی پہلو اختیار فرمایا ہے۔ جو دولت ایک شخص نے اپنی زندگی میں فراہم کی ہو وہ اس کی وفات پر اس کے قریبی عزیزوں میں تقسیم کر دی جائے اور ہر عزیز و رشتہ دار کا حصہ الگ الگ ہے یہ قانون وراثت جس کو آنحضرت نے عملی رنگ میں جاری فرمایا اس سے کوئی بڑی زمینداری سرمایہ داری اور جاگیرداری قائم نہیں رہ سکتی بلکہ حق بحق دار رسید کے مطابق تمام اقرباء اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیم یہ ہے کہ

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ

یعنی اخلاق کا معیار یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات کو ملحوظ رکھا جائے خدا تعالیٰ کی صفات میں سے رزاق۔ رؤف اور رحیم ہیں۔ اس ارشاد میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور اس ضمن میں آپ نے فرمایا کہ

اَلسَّاعِیْ عَلَی الْاَرَامِلَۃِ وَالْمَسَاکِیْنِ کَالْمُجَاہِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَکَاَنَّہٗ یَصُوْمُ النَّہَارَ وَیَقُوْمُ اللَّیْلَ۔

یعنی بیوگان اور مساکین کی مشکلات کے ازالہ کے لئے کوشش کرنے والے کی مثال ایسی ہی ہے کہ جو مجاہد فی سبیل اللہ ہو گویا کہ وہ دن کے وقت روزہ رکھتا ہے اور رات کو عبادت کے لئے کھڑا رہتا ہے

ب۔ فرمایا

اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَہَاتَیْنِ وَ اَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی۔

یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اتنے قریب ہوں گے جیسا کہ شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی۔

اگر ان اخلاقی تعلیمات کو ملحوظ رکھا جائے تو پسماندہ طبقہ میں احساس کمتری ختم ہو جائے اور ان کے جذبات میں ترقی اور حصول کمال و عزت کی خواہش پیدا ہو اور یہ وہ بلند اخلاقی امور ہیں کہ جو قوم اور معاشرہ کی ہر پہلو میں اصلاح کرتے ہیں ایک عرب شاعر کہتا ہے ؎

اِنَّمَا الْاُمَمُ بِالْاَخْلَاقِ اِنْ صَلَحَتْ
صَلَحُوْا وَاِنْ فَسَدَتْ اَخْلَاقُہُمْ فَسَدُوْا

یعنی قوموں کا احیاء اخلاق سے وابستہ ہے اگر اخلاق درست ہو جائیں تو اقوام کی بھی اصلاح ہو جاتی ہے اور اگر اخلاق بگڑ جائیں تو اقوام بھی بگڑ جاتی ہیں

آج کے ماحول میں ایک بہت بڑی اقتصادی مشکل یہ ہے کہ نکاحوں میں حق مہر اس قدر زیادہ مقدار میں مقرر کئے جاتے ہیں کہ جس میں نمائش کا پہلو زیادہ غالب ہوتا ہے۔ اگر لڑکی کا ولی اور اس کے اقرباء لڑکے کے اقرباء کو زیادہ حق مہر کے لئے مجبور کرتے ہیں یا خواہش کرتے ہیں۔ تو لڑکی والوں سے بھی یقیناً اس کے بدلہ میں امید رکھنی چاہیئے کہ وہ لڑکے اور اس کے اقرباء کی توقعات کو پورا کریں گے۔ تالی دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے۔ لڑکے والے بھی قیمتی جہیز یعنی کار۔ کوٹھی اور موجودہ زمانہ کے تمام لوازمات زندگی وغیرہ کا مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور یہ وہ مسئلہ ہے جو کئی گھروں میں سوہانِ روح بن جاتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصولی طور پر تلقین کی ہے کہ حق مہر اتنا رکھو جو آسانی سے ادا کیا جا سکے اور اس میں کسی قسم کا غلو نہ ہو حضور پاک کی تعلیمات میں اعتدال اور میانہ روی کا پہلو ہر مرحلہ زندگی میں موجود ہے اور بیاہ شادی جیسے مرحلہ میں اعتدال انسان کو کئی پریشانیوں سے بچاتا ہے۔ اور اس کے اثرات تعمیری اور خوشکن ہوتے ہیں اسراف اور دکھاوا نہ تو پسندیدہ فعل ہے اور نہ ہی اس کے نتائج گھریلو زندگی میں خوشکن ہوتے ہیں۔

الغرض اقتصادی اور معاشی مشکلات کا حل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر اتباع کرنے سے ہی حل ہو سکتا ہے کیونکہ آپ کے اخلاقی ارشادات اور معاشی و اقتصادی ضوابط میں تقسیم دولت، حصول دولت اور اس کے خرچ کے لئے جملہ اسباب موجود ہیں۔ اقتصادی اور معاشی مشکلات میں تعلیمات نبوی کی خلاف ورزی کر کے ہم مشکلات میں پڑ گئے ہیں اور جس کا واویلا ہر وقت کیا جا رہا ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ

* زکوٰۃ کی تنظیم اور تقسیم سے ہم کو کس نے روکا ہے؟
* امداد باہمی کے اصول سے ہم کو کس نے روکا ہے؟
* قانونِ وراثت کو اپنانے سے ہم کیوں کوتاہی کر رہے ہیں۔
* سادگی۔ کفایت اور قناعت کے اختیار کرنے میں کونسا امر مانع ہے۔
* آج مغربی تہذیب کے لوازمات کو معاشی زندگی میں داخل کر لیا گیا ہے۔
* سرمایہ دار بننے کے لئے ناجائز اور مکروہ ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں جو آنحضرت کے ارشادات کے خلاف ہے۔
* اسراف کرنے کے لئے سودی قرض لیکر ضروریات کو بڑھایا جا رہا ہے۔ متوسط اور قلیل المعاش لوگ بھی دولتمندوں کی دیکھا دیکھی شادی۔ موت اور دوسری تقریبات میں حد سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور زیر بار ہو جاتے ہیں۔

مشہور برطانوی مصنف ڈاکٹر برنارڈ شا اس زمانہ کی مشکلات کے حل کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو بطور تریاق کے قرار دیتا ہوا رقمطراز ہے۔

He must be called the saviour of humanity. I believe if a man like him were to assume dictatorship of the modern world he would succeed in solving its problems in a way that would bring in much needed peace and happiness.

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کا نجات دہندہ کہنا چاہیئے مجھے یقین ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شخص کو موجودہ دنیا کی قیادت سونپ دی جائے تو وہ دنیا کی مشکلات ایسے طریق سے حل کرنے میں کامیاب ہو جائیگا کہ دنیا میں امن اور خوشی کا دور دورہ ہو جائیگا جس کی اسوقت اشد ضرورت ہے۔

مجھے اپنے قیام بیروت کا ایک واقعہ بھول نہیں سکتا اور میں اس سے ہمیشہ ہی لطف اندوز ہوتا ہوں۔ ڈاکٹر سلیم لحود ایک عیسائی وزیر تعلیم حکومت لبنان میں تھے۔ آپ نے ایک دفعہ میلاد النبی کی تقریب پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

اَلرَّسُوْلُ الْعَرَبِیُّ فَقِیْرٌ وَلٰکِنَّہٗ غَوْثٌ لِکُلِّ فَقِیْرٍ
اَلرَّسُوْلُ الْعَرَبِیُّ یَتِیْمٌ وَلٰکِنَّہٗ اَبٌ لِکُلِّ یَتِیْمٍ

یعنی رسول عربی خود فقیر ہیں لیکن آپ ہر فقیر کی مجسم مدد ہیں۔ رسول عربی خود تو یتیم ہیں لیکن آپ ہر یتیم کے لئے بمنزلہ باپ کے ہیں

یہ الفاظ ڈاکٹر لحود نے اپنے منہ سے نکالے ہی تھے کہ سامعین نے نعرہ رسالت بلند کیا۔ اس فقرہ میں آنحضرتؐ کے وجود کو پسماندہ طبقہ کی مشکلات کے حل کرنے میں بہترین ہمدرد اور غمگسار بیان کیا گیا ہے۔

درخواست دعا

میری بہو ڈاکٹر بشریٰ بیگم اور اس کا چھوٹا بچہ طارق احمد پشاور میں کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل صحت اور دراز زندگی عطا فرمائے آمین۔

نیز میرا نواسہ عزیز طاہر احمد پسر مرزا لسیم اللہ بیگ صاحب نارووال آج کل بوجہ کھانسی بیمار ہے۔ یہ بچہ اکثر بیمار ہی رہتا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل صحت اور درازی عمر کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار کیپٹن محمد سعید از ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

از مکرم شیخ محمد احمد صاحب پانی پتی مرحوم

عامر نام، ابو عمرو کنیت۔ والد کا نام فہیرہ تھا طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے جو حضرت عائشہؓ کے اخیافی بھائی اور ام رومان کے بیٹے تھے اور قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے۔

ہر چند کہ رنگت سیاہ تھی اور غلام ہونے کے باعث اہل دنیا کی نگاہ میں کسی عزت توقیر کے مالک نہ تھے۔ لیکن آپ کے سینہ میں ایک ایسا دل تھا جو حق قبول کرنے کے لئے بیتاب اور آمادہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سنی اور کلام ربانی آپ کے کانوں میں پہنچا۔ آپ ایمان لے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت تک حضرت ارقم ابن ابی الارقم کے مکان میں پناہ گزین نہ ہوئے تھے

اسلام قبول کرنے پر دوسرے کمزور لوگوں اور غلاموں کی طرح حضرت عامرؓ کو بھی شدید اذیتیں دی گئیں۔ بدن کو لوہے کی سلاخوں سے داغ دیا گیا۔ تپتی ہوئی ریت پر لوہے کی زرہیں پہنا پہنا کر لٹایا گیا۔ بدن پر بھاری بھاری پتھر رکھے گئے۔ غرضیکہ جو اذیتیں دی جا سکتی تھیں کفار نے آپ کو دیں۔ مگر آپ نے بڑی پامردی استقلال اور جوانمردی کے ساتھ ان سب کا مقابلہ کیا اور اسلام کا دامن مضبوطی سے پکڑے رکھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا دل بے حد نرم تھا اور ان سے غلاموں کی مصیبتیں نہ دیکھی جاتی تھیں جب انہوں نے حضرت عامرؓ کی یہ حالت دیکھی تو انہیں بہت افسوس ہوا۔ انہوں نے بہت سے دیگر غلاموں کی طرح انہیں بھی خرید کر آزاد کر دیا

جب آپ آزاد ہو گئے تو شکم پُری کے لئے کام کی ضرورت تھی۔ کفار کے ماتحت کام کرنا آپ کو پسند نہ تھا اور نہ ہی کفار آپ سے کوئی کام لینا چاہتے تھے۔ اسلئے آپ حضرت ابوبکرؓ ہی کی خدمت میں رہے اور ان کی بکریاں چرانے کی خدمت اپنے ذمہ لے لی۔

ہجرت کے موقع پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیقؓ غار ثور میں پناہ گزیں ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عامرؓ کو یہ خدمت سپرد کی وہ شام کے وقت بکریاں لیکر غار ثور میں آ جایا کریں۔ چنانچہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ غار ثور میں مقیم رہے۔ آپ کا یہ دستور رہا کہ تمام دن مکہ کے چرواہوں کے ساتھ مل کر بکریاں چراتے اور شام کے وقت انہیں غار ثور کے پاس لے آتے جہاں اُن کا دودھ دوہ کر استعمال کیا جاتا۔ صبح کے وقت حضرت عبداللہ بن ابی بکرؓ (جو بالعموم رات کے وقت حاضر ہو کر مکہ کی سرگزشت سنایا کرتے تھے) واپس جاتے تو آپ بکریوں کو ان کے نشان قدم پر لے چلتے تاکہ سب نشان مٹ جائیں اور مشرکین کو کسی قسم کا شبہ نہ ہو۔

جب تین دن کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار سے نکل کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عامرؓ کو اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا۔ اور آپ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی مدینہ پہنچ گئے مدینہ پہنچکر آپ حضرت سعد بن خیثمہ کے مہمان ہوئے۔ بعد ازاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حارث بن اوس سے آپ کی مواخات کرا دی۔

مہاجرین کو ابتداء میں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی اور وہ ملیریا بخار میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو بھی بخار نے آلیا۔ اور وہ اتنے سخت بیمار ہوئے کہ زندگی سے مایوس ہو گئے۔ ان کے ساتھ حضرت بلالؓ اور حضرت ابوبکرؓ بھی بیمار ہو گئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ان کی بیمار پرسی کرنے کی اجازت مانگی پردہ کا حکم اس وقت تک نازل نہ ہوا تھا۔ حضور نے مجھے اجازت دیدی چنانچہ میں ان بیماروں کی عیادت کے لئے گئی سب سے پہلے میں والد حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچی اور کہا۔ ابا جان آپ کا کیا حال ہے؟ اُس وقت آپ کو سخت بخار چڑھا ہوا تھا۔ میرے پوچھنے پر آپ نے یہ شعر پڑھا۔

كل امرئ مصبح في اهله
والموت ادنى من شراك نعله

یعنی ہر آدمی اپنے اہل و عیال کے درمیان صبح کرنیوالا ہے اور موت اس کے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے۔

میں نے اپنے دل میں کہا بخار کی شدت میں والد کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ اس کے بعد عامرؓ بن فہیرہ کے پاس گئی۔ ان کی مزاج پرسی کی۔ وہ کہنے لگے۔

لقد وجدت الموت قبل ذوقه
ان الجبان حتفه من فوقه
كل امرئ مجاهد بطوقه
كالثور يحمي انفه بروقه

میں نے موت کا مزا چکھنے سے پہلے ہی اسے پا لیا ہے۔ بزدل کی موت اوپر سے آتی ہے ہر ایک آدمی اپنی طاقت کے موافق جدوجہد کرتا ہے جس طرح بیل اپنے سینگوں کے ذریعہ اپنی حفاظت کرتا ہے۔ میں نے کہا "عامرؓ بھی اپنے ہوش میں نہیں ہیں"۔ بلالؓ کو جس وقت زور کا بخار چڑھتا تو وہ یہ اشعار پڑھتے

الا ليت شعري هل ابيتن ليلة
بوادٍ وحولي اذخر وجليل
وهل اردن يوما مياه مجنة
وهل يبدون لي شامة وطفيل

کاش مجھے معلوم ہوتا کہ کوئی وقت ایسا بھی آئے گا۔ جب میں وادئ مکہ میں رات گذاروں گا اور میرے ارد گرد اذخر اور جلیل کی خوشبودار گھاس ہوگی اور کاش کوئی دن ایسا بھی میسر ہوگا۔ جب میں مجنہ کے چشمے سے پانی پیوں گا اور شامہ اور طفیل کی پہاڑیاں میری نظروں کے سامنے ہوں گی

حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میں نے واپس آکر رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا اور کہا کہ بخار کی وجہ سے کسی کو اپنا ہوش نہیں ہے اور سب بیہوشی میں باتیں کر رہے ہیں۔ یہ سن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اے اللہ! ہمارے دلوں میں مکہ کی طرح مدینہ کی محبت بھی ڈال دے بلکہ اس سے زیادہ مدینہ کی آب و ہوا کو درست کر دے اسکے مُد اور صاع میں برکت ڈال دے اور اس میں پیدا ہونے والے بخار کو جحفہ پر منتقل کر دے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا قبول ہوئی۔ مدینہ کی آب و ہوا بیماریوں سے پاک ہو گئی اور حضرت عامرؓ بن فہیرہ اور دیگر مہاجرین تندرست ہو گئے

حضرت عامرؓ بن فہیرہ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے اور دونوں جنگوں میں انہوں نے اپنی شجاعت اور مردانگی کے خوب جوہر دکھائے۔

آپ صفر ۴ھ میں بئر معونہ کے واقعہ میں شہید ہوئے اس وقت آپ کی عمر چالیس برس کی تھی۔ اس حادثہ کی تفصیل یہ ہے کہ صفر ۴ھ میں ایک شخص ابو براء عامری جو وسط عرب کے قبیلہ بنو عامر کا ایک رئیس تھا۔ آنحضرت کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی نرمی اور شفقت کے ساتھ اسے اسلام کی تبلیغ فرمائی اور اس نے بھی بظاہر شوق اور توجہ کے ساتھ آپ کی تقریر کو سنا۔ مگر مسلمان نہیں ہوا۔ البتہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کیا کہ آپ میرے ساتھ چند اصحاب کو نجد کی طرف روانہ فرمائیں جو وہاں جا کر اہل نجد میں اسلام کی تبلیغ کریں۔ اور مجھے امید ہے کہ نجدی لوگ آپ کی دعوت کو رد نہیں کریں گے۔ حضور نے فرمایا۔ مجھے تو اہل نجد پر اعتبار نہیں ہے۔ ابو براء نے کہا:۔

"آپ ہرگز فکر نہ کریں میں ان کی حفاظت کا ضامن ہوتا ہوں"

چونکہ ابو براء ایک قبیلہ کا رئیس اور صاحب اثر آدمی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اطمینان دلانے پر یقین کر لیا اور منذرؓ بن عمرو انصاری کی امارت میں ستر صحابہ کی ایک جماعت نجد کی جانب روانہ فرما دی۔ اس جماعت میں حضرت عامر بن فہیرہ، حارثؓ بن صمہ اور حرامؓ بن ملحان بھی تھے۔ یہ لوگ سارے کے سارے قاری یعنی قرآن خوان تھے جو دن کے وقت جنگل کی لکڑیاں جمع کر کے ان کی قیمت پر اپنا پیٹ پالتے اور رات کا اکثر حصہ عبادت میں گذارا کرتے تھے۔

درخواست دُعا

میرے والد محترم میر ضیاء اللہ صاحب انگلینڈ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بریڈ فورڈ انگلستان سخت بیمار ہیں۔ ان کے پیٹ کا اپریشن ہوا ہے

احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

میر محمود اللہ متعلم جماعت نہم
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

جب یہ لوگ اس مقام پر

ایک کنوئیں کیوجہ سے "بئر معونہ" کے نام سے مشہور تھا تو ان میں سے ایک شخص حرام بن ملحان جو حضرت انس بن مالک کے ماموں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دعوت اسلام کا پیغام لے کر قبیلہ عامر کے رئیس اور ابو براء عامری کے بھتیجے عامر بن طفیل کے پاس آگئے تھے اور باقی صحابہ پیچھے رہے حرام بن ملحان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے طور پر عامر بن طفیل اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے تو انہوں نے شروع میں تو منافقانہ طور پر ان کی آؤ بھگت کی لیکن جب وہ مطمئن ہو کر بیٹھ گئے اور اسلام کی تبلیغ کرنے لگے۔ تو ان میں سے بعض شریروں نے کسی آدمی کو اشارہ کر کے اس بے گناہ ایلچی کو پیچھے کی طرف سے نیزہ کا وار کر کے وہیں شہید کر دیا۔ عامر بن طفیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کے قتل پر ہی اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ اس کے بعد اس نے اپنے قبیلہ بنو عامر کے لوگوں کو اُکسایا کہ وہ مسلمانوں کی بقیہ جماعت پر حملہ آور ہو جائیں۔ مگر انہوں نے اس بات سے انکار کیا اور کہا ہم ابو براء کی ذمہ داری کے ہوتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ نہیں کریں گے۔ اس پر عامر نے قبیلہ سلیم میں سے بنو رعل اور ذکوان اور عصیہ وغیرہ کو اپنے ساتھ لیا اور یہ سب لوگ مسلمانوں کی اس قلیل اور بیکس جماعت پر حملہ آور ہو گئے۔ مسلمانوں نے جب ان وحشی درندوں کو اپنی طرف آتے دیکھا تو ان سے کہا کہ ہمیں تم سے کوئی تعرض نہیں ہے ہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک کام کے لئے آئے ہیں تم سے لڑنے کے لئے نہیں آئے۔ مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور سب کو مع حضرت عامر بن فہیرہ کے شہید کر دیا۔ صرف دو صحابی بچے ایک کعب بن زید جنہیں کافر مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے۔ مگر دراصل ان میں جان باقی تھی ایک عمرو بن امیہ ضمیری جو اس وقت اونٹوں وغیرہ کو چرانے کے لئے اپنی جماعت سے الگ ہو کر ادھر ادھر گئے ہوئے تھے۔ واپسی پر کفار نے انہیں زندہ گرفتار کر لیا اور بعد میں عامر بن طفیل نے ایک نذر پوری کرنے کے لئے انہیں چھوڑ دیا۔

حضرت عامر بن فہیرہ کو ایک شخص جبار بن سلمی نے شہید کیا تھا۔ جبار بعد میں مسلمان ہو گیا وہ اپنے مسلمان ہونے کی وجہ یہ بیان کرتا تھا کہ میں نے جب عامر بن فہیرہ کو شہید کیا تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا "فزت واللہ" یعنی خدا کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا جبار کہتا ہے کہ میں یہ الفاظ سن کر سخت متعجب ہوا کہ میں نے اس شخص کو قتل کیا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ میں ... اپنی مراد کو پہنچ گیا ہوں۔ یہ کیا بات ہے چنانچہ میں نے بعد میں لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے معلوم ہوا کہ مسلمان لوگ خدا کے رستہ میں جان دینے کو سب سے بڑی کامیابی خیال کرتے ہیں۔ اس بات کا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آخر اسی اثر کے ماتحت میں مسلمان ہو گیا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بئر معونہ کے واقعہ کا بے حد صدمہ ہوا اور برابر تیس دن تک آپ ہر روز صبح کی نماز میں نہایت گریہ وزاری کے ساتھ قبائل رعل اور ذکوان اور عصیہ اور بنو لحیان کا نام لے کر خدا تعالیٰ کے حضور بد دعا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آیت "لیس لک من الامر شیء" (آپ کو اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں ہے) نازل ہوئی۔

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

فصل ربیع پر سب سے پہلے وقف جدید کی زمینوں کا حق ادا فرمائیے

مومن جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق سب سے بالا۔ سب سے اہم اور سب سے زیادہ توجہ کے قابل ہوتا ہے۔ پس وہ اصحاب جنہوں نے اپنی زمینیں اللہ تعالیٰ کے نام کی خاطر وقف جدید کو پیش کی ہوئی ہیں۔ اُن کا سب سے پہلے فرض یہ ہے۔ کہ وہ فصل نکلتے ہی۔ اللہ تعالیٰ کو اس کا حق دیں۔ اور اس طرح

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا فرض ادا کریں

یہی عہد آپ نے بیعت کے وقت کیا تھا اور اب زندگی میں آنے والے اوقات ایک آزمائش کے طور پر ہیں اور تقاضا کرتے ہیں کہ آپ اس عہد کو پورا کریں۔ یاد رکھیں آزمائشیں مومن کے ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نصرت بھی قریب ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

خدام الاحمدیہ کی اٹھارھویں مرکزی تربیتی کلاس

۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء

مکرمی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ مئی ۱۹۷۱ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء) ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں آپ کی مجلس کی نمائندگی نہایت ضروری ہے۔ یہ پندرہ دن مرکز کے پاکیزہ ماحول میں گزارنے، قرآن کریم کے علوم کو سیکھنے حدیث، فقہ، عقائد، عربی بول چال اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ علماء سلسلہ سے براہ راست دینی علوم کے حاصل کرنے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات اور کلمات طیبات سے مستفیض ہونے کا یہ ایک نادر موقع ہے۔ ایسے خدام جو ابھی تک اس کلاس سے مستفید نہیں ہو سکے۔ ان کو بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔ نیز ایسے خدام جو امسال میٹرک کا امتحان دے چکے ہوں انہیں مجلس کا نمائندہ بنا کر بھجوانے کی کوشش کریں۔ کلاس کے اختتام پر خدام کا امتحان ہوگا۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ مرکز ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری ہدایات برائے نمائندگان

۱۔ شامل ہونے والے خدام کے لئے ضروری ہوگا کہ ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء کی شام تک "ایوان محمود" میں پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن کریم (بہتر ہو کہ تفسیر صغیر) کاپیاں۔ پین۔ پنسل۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ نمائندہ ذمہ دار ہونا چاہیئے۔ جسے مرکز کے وقار اور احترام کا پورا خیال ہو اور مجلس کی نیک نامی کا موجب ہو۔

۴۔ قائد مجلس کا اپنے نمائندہ کے ذریعہ تعارفی خط ارسال کرنا ضروری ہوگا۔ جس میں خادم کے مکمل کوائف درج ہوں۔

۵۔ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ مرکزی تربیتی کلاس میں نمائندگی کے متعلق کسی قسم کی سستی نہیں ہونی چاہیئے۔

والسلام بشیر احمد شمس
ناظم اعلیٰ مرکزی تربیتی کلاس

بے نظیر عمارت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ مغربی افریقہ کے دوران متعدد مساجد کا افتتاح فرمایا اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتی مسجد علامت ہے اسلامی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی عمارت دنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کا کام نہایت سرعت سے ہو رہا ہے اس وقت تک ساڑھے تین سو سے اوپر ممالک بیرون میں مساجد بن چکی ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

پس ہماری جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا ارشاد کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور ممالک بیرون پاکستان میں تعمیر ہونے والی مساجد کے فنڈ میں کما حقہ حصہ لے کر اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعائیں حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ہمارا کوئی آدمی ایسا نہ ہو جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہمارا کوئی آدمی ایسا نہیں رہنا چاہیئے جو قرآن کریم نہ پڑھ سکتا ہو اور جسے اس کا ترجمہ نہ آتا ہو اگر کسی شخص کو اس کے کسی دوست کا کوئی خط آجائے تو جب تک وہ پڑھ نہ لے اسے چین نہیں آتا اور اگر خود پڑھا ہوا نہ ہو تو یکے بعد دیگرے دو تین آدمیوں سے پڑھائے گا تب اسے یقین آئے گا کہ پڑھنے والے نے صحیح پڑھا ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خط آئے اور اس کی طرف توجہ نہ کی جائے"

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی تعمیل میں قرآن کریم کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے مرکز میں ہر سال ایک ماہ کے لئے تربیتی کلاس جاری کی جاتی ہے اس کلاس میں جماعت کے علماء کرام خدام کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ ان خدام میں اتنی قابلیت پیدا ہو جائے کہ وہ واپس جا کر دوسرے افراد کو قرآن کریم پڑھا سکیں۔ امسال یہ کلاس ۲۸ ہجرت تا ۱۱ احسان ۱۳۵۰ ہش (۲۸ مئی تا ۱۱ جون ۱۹۷۱ء)

ایوان محمود ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ کلاس میں شامل ہونے والے خدام کے قیام اور طعام کا انتظام مرکز کے ذمہ ہوگا۔ قائدین مجالس کوشش فرمائیں کہ ان کے مجالس کے خدام زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کلاس میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

مکرم مستری عبدالستار صاحب کارکن فضل عمر ہوسٹل ربوہ (دارالرحمت وسطی ربوہ) کا ہونہار بچہ عزیز خالد پرویز عرف رانا بعمر ۱۳ سال ۲۷ راپریل ۷۱ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم اپنے محلہ میں بڑا ہر دلعزیز تھا۔ دوسروں کی خدمت کرنے میں خوشی محسوس کرتا تھا۔ اگر اسے کوئی کام بتایا جاتا تو بڑی خوشی سے کرتا۔ پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی تھی اور بوجہ غربت ابھی سکول میں داخلہ نہیں لیا تھا۔ صرف ایک دن بیمار رہا۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل کرایا گیا مگر بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ والدین کے لئے اس کی وفات بڑا صدمہ ہے دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

(ہدایت احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

تحریک جدید کے جہاد میں کمزوری دکھانا بڑی بدقسمتی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہر احمدی جو اس تحریک (تحریک جدید) میں حصہ لیتا ہے اور پھر اپنے وعدے کو پورا کرتا ہے وہ لیظہرہ علی الدین کلہ کی پیشگوئی کا مصداق ہے اور بہت بڑا خوش نصیب ہے کہ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے والوں میں شامل ہوتا ہے اور محمدی فوج کے سپاہیوں میں اس کا نام لکھا جاتا ہے۔ اور بدقسمت ہے وہ جس کو اس کا موقع ملا اور وہ تحریک جدید میں شامل نہ ہوا۔ اسی طرح بدقسمت ہے وہ جس نے منہ سے تو اس میں شامل ہونے کا اقرار کیا لیکن عملاً اس میں کمزوری دکھائی"۔

پس ہر احمدی پر لازم ہے کہ وہ اس ارشاد پر عمل کر کے محمدی فوج میں شامل ہو۔ (وکیل المال تحریک جدید)

جائداد کے موصیوں کے لئے
ضروری اعلان

جن بھائیوں اور بہنوں نے وصیت کی ہوئی ہے اور ان کی جائداد موجود ہے ان کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ ایسا انتظام فرمائیں کہ ان کا حصہ وصیت جلد ادا ہو سکے کیونکہ از روئے قواعد موصی کی بہشتی مقبرہ میں تدفین سے پہلے اس کا مکمل حصہ وصیت (حصہ آمد و جائداد) ادا ہونا ضروری ہے ۱۹۶۹ء کی مجلس مشاورت میں جو کمیٹی اس سلسلہ میں مقرر ہوئی تھی اس کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ جائداد کے موصیوں کے لئے حسب ذیل سہولت منظور فرمائی ہے۔ جو صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیشن ۳۳ / ۱۴-۵-۶۹ میں درج ہو چکی ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فیصلہ کی رو سے جائداد کے موصی کو اختیار ہے کہ اپنی موجودہ جائداد کی قیمت بذریعہ ناظم صاحب جائداد لگوا کر ایک سو ماہوار قسطوں میں یعنی آٹھ سال چار ماہ میں ادا کرے۔ قیمت جائداد جو اس وقت باقاعدہ طور پر مقرر ہو جائے گی بعد ازاں اقساط کی ادائیگی کی صورت میں کوئی اضافہ نہ ہوگا۔ مکمل ادا ہو جانے پر موصی کو اس بارہ میں مجلس کارپرداز کی طرف سے تحریری تصدیق دی جائے گی کہ اس کا مقررہ حصہ جائداد ادا ہو چکا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس رعایت سے فائدہ یہ ہے کہ موصی کا حصہ وصیت بسہولت ادا ہو سکے گا اور اگر خدانخواستہ موصی اپنی زندگی میں پوری اقساط ادا نہ کر سکے تو اس کے رشتہ داروں کو معلوم ہوگا کہ کتنی رقم واجب الادا ہے اور ان کی ادائیگی میں کوئی دقت نہ ہوگی۔

اس ریزولیشن میں یہ بات بھی درج ہے کہ اگر زیر وصیت جائداد کو کوئی غیر معمولی نقصان پہنچ جائے تو مجلس کارپرداز ادائیگی اقساط کے بارے میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس ہمدردانہ غور کے لئے سفارش کر سکے گی۔ از روئے ریزولیشن موصی کے لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے اپنی اقساط کا باقاعدہ ادا کرنا ضروری ہے۔

تمام موصیان کو چاہیئے کہ وہ اس رعایت سے پورا فائدہ اٹھائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

غیر مسلموں میں تبلیغ کے پروگرام میں عملی تعاون فرمائیں

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ایک درجن اصحاب ایسے ہیں جو مستقل مراکز معلمین کے قیام میں حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل فرمادے اور ان کے کاروبار میں برکت دے۔

لیکن فوری ضرورت ہے کہ ایسے دوست اپنے آپ کو پیش کریں جو ایک ایک مرکز کا قیام اپنے ذمہ لیں یہ مرکز صرف ایک معلم اور اس کے مختصر دائرہ تبلیغ و تربیت پر منحصر ہے اور محدود ہے اس کا خرچ بمشکل -/۱۲۵ روپے ماہوار ہے جس میں معلم کے گزارہ اور اس کی جدوجہد کے اخراجات شامل ہیں۔ ایک سادہ سی راہ مگر امید افزا مستقبل سے بھرپور لائحہ عمل۔ رحمت الٰہی کو جذب کرنے کا ایک طریق ہے آئیں اس کو اپنائیں۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

مورخہ ۲۷ راپریل کو اہلیہ محترمہ کے ہاں بچی کی پیدائش کے بعد علیل ہو گئی تھیں اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے افاقہ ہے۔ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درد مندانہ درخواست دعا ہے (شریف احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ باغبانپورہ لاہور)

۲- والدہ صاحبہ کے پیٹ میں درد رہتا ہے۔ نیز میرے ماموں جان کی چھوٹی لڑکی ناجیہ مسلسل بخار کی وجہ سے علیل ہے احباب جماعت سے ان دونوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد۔ ڈیرہ غازیخان)

ماہ بماہ لازمی چندہ جات کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں (ناظر بیت المال آمد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید نے صرف چار چیزوں کو حرام قرار دیا ہے ان کے علاوہ جن چیزوں سے روکا گیا ہے وہ اشیاء ممنوعہ کہلاتی ہیں

لیکن ہر دو قسم کی چیزوں کا استعمال قابلِ گرفت جرم ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْمَیْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِیْرِ وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ شریعتِ اسلامیہ میں جن اشیاء کے کھانے سے منع کیا گیا ہے وہ دو قسم کی ہیں۔ اوّل حرام دوم ممنوع۔ لغتہً تو حرام کا لفظ دونوں قسموں پر حاوی ہے لیکن قرآن کریم نے اس آیت میں صرف چار چیزوں کو حرام قرار دیا ہے یعنی مردار۔ خون۔ سؤر کا گوشت اور وہ تمام چیزیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے نام سے نامزد کر دیا گیا ہو۔ ان کے سوا بھی شریعت میں بعض اور چیزوں کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ لیکن وہ چیزیں اشیاء ممنوعہ کی فہرست میں تو آئیں گی قرآنی اصطلاح کے مطابق حرام نہیں ہوں گی جیسے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نَہٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَعَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ (مسلم جلد ۲ کتاب الصید والذبائح) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلیوں والے درندے اور پنجوں والے پرندے کو کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔ اسیطرح ایک حدیث میں آتا ہے کہ نَہٰی عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے (مسلم جلد ۲ کتاب الصید والذبائح)

یہ احکام اسی آیت یا دوسری آیات کے مضمون کے مخالف نہیں ہیں۔ کیونکہ جس طرح اوامر کئی قسم کے ہیں بعض فرض ہیں بعض واجب ہیں اور بعض سنت ہیں اسی طرح نہی بھی کئی اقسام کی ہے ایک نہی محرّمہ ہے اور ایک نہی تنزیہی ہے اور ایک نہی تنزیہی ہے پس حرام چار اشیاء ہیں باقی ممنوع ہیں اور ان سے بھی زیادہ وہ ہیں جن کے متعلق نہی تنزیہی ہے۔ یعنی بہتر ہے کہ انسان اُن سے بچے۔ حرام اور ممنوع میں وہی نسبت ہے جو فرض اور واجب میں ہے پس جن اشیاء کو قرآن کریم نے حرام کہا ہے ان کی حرمت زیادہ سخت ہے اور جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے وہ حرمت میں ان سے کم ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے احکام میں ان کی مثال فرض اور واجب اور سنت کی سی ہے حرام تو بمنزلہ فرض کے ہے اور منع بمنزلہ واجب کے جس طرح فرض اور واجب میں فرق ان کی سزاؤں کے لحاظ سے کیا جاتا ہے اسیطرح جن اشیاء کی حرمت قرآن کریم میں آئی ہے اگر کوئی شخص ان کو استعمال کرے گا تو اس کی سزا زیادہ سخت ہوگی اور جن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے ان کے استعمال سے اس سے کم درجہ کی سزا ملے گی۔ لیکن بہرحال دونوں جرم قابلِ گرفت اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوں گے۔ حرام فعل کا ارتکاب کرنے سے انسان کے ایمان پر اثر پڑتا ہے۔ اور اس کا نتیجہ لازماً بدی ہوتی ہے لیکن دوسری چیزوں کے استعمال کا نتیجہ لازماً بدی اور بے ایمانی کے رنگ میں نہیں نکلتا چنانچہ دیکھ لو مسلمانوں میں سے بعض ایسے فرقے جو ان اشیاء کو مختلف تاویلات کے ذریعہ جائز سمجھتے اور انہیں کھا لیتے ہیں جیسے مالکی ان کا اثر ان کے ایمان پر نہیں پڑتا۔ اور ان میں بے ایمانی اور بدی پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ گزشتہ دور میں تو ان میں اولیاء اللہ بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ لیکن خنزیر کا گوشت یا مردار کھانے والا کوئی شخص ولی اللہ نظر نہیں آئے گا۔ پس حرمت کے بھی مدارج ہیں اور ان چاروں حرام چیزوں کے سوا باقی تمام ممنوعات ہیں جن کو عام اصطلاح میں حرام کہا جاتا ہے ورنہ قرآنی اصطلاح میں وہ حرام نہیں ہیں۔ دراصل ایک حرمت ایسی ہے جو صرف لغتہً حرمت کہلاتی ہے اس لحاظ سے ہر وہ چیز جس سے کسی وجہ سے کو منع کر دیا جائے حرام کہلائے گی جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی منع کی ہوئی چیزیں ہیں۔ لیکن قرآنی اصطلاح میں صرف یہی چار چیزیں حرام ہیں۔"

(تفسیر صغیر سورۃ البقرہ ص ۳۴)

غانا کیلئے چار ڈاکٹروں کا وعدہ پورا ہوگیا

غانا سے بذریعہ تار مکرم بشارت احمد صاحب بشیر امیر جماعت ہائے احمدیہ غانا نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے چوتھے واقف ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت غانا پہنچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا فضل فرمایا کہ گزشتہ سال ماہ اپریل کی انہی تاریخوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اہل غانا سے وہاں ہیلتھ سنٹر کھولنے کے لئے ڈاکٹروں کو بھجوانے کا وعدہ فرمایا تھا اور ایک سال میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس وعدہ کو پورا کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دی۔ چنانچہ بفضلِ ایزدی چار نہایت مخلص اور محنتی ڈاکٹر اہل غانا کی خدمات بجا لانے کے لئے وہاں پہنچ چکے ہیں۔

جماعت کے سب بھائی اور بہنیں خاص توجہ سے دعا فرمائیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سب ڈاکٹروں کو امام وقت ایدہ اللہ کے منشاء مبارک کے مطابق صحیح رنگ میں کام کرنے اور بے لوث طریق پر خدمات بجا لانے کی توفیق سے نوازے اور وہ بتائید توفیق الٰہی اہل افریقہ کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے صاف کر سکیں۔ آمین۔

محمد اسمٰعیل منیر [illegible] نصرت جہاں ربوہ

[illegible]

امراضِ قلب کی ریسرچ ٹیم ابھی ربوہ میں ہی مقیم ہے

جن احباب نے تاحال معائنہ نہیں کرایا وہ بلا تاخیر اپنا طبی معائنہ کرا لیں

جناح پوسٹ گریجویٹ سنٹر کراچی کی طرف سے امراض قلب کی جو ریسرچ ٹیم [illegible] اپریل کو ربوہ آئی تھی اس نے ۲ مئی کے بعد سے ربوہ میں مزید ایک ہفتہ قیام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ یہ ٹیم ۴ اپریل سے ہی ان تمام افراد کا طبی معائنہ کرنے لگی ہے جنہوں نے چار سال قبل بھی ٹیم سے اپنا معائنہ کرایا تھا۔ چونکہ ابھی طبی معائنہ کا سلسلہ جاری ہے اس لئے وہ تمام احباب جو اپنی کسی مصروفیت یا مجبوری کی وجہ سے ابھی تک اپنا معائنہ نہ کرا سکے ہوں وہ اس موقع کو غنیمت جانیں اور بلا تاخیر مقررہ اوقات میں فضل عمر ہسپتال تشریف لے جا کر اپنا طبی معائنہ کرا لیں۔

طبی معائنہ کے اوقات درج ذیل ہیں:-

روزانہ صبح ½۷ بجے سے ایک بجے بعد دوپہر تک نیز ۴ بجے سہ پہر سے ½۶ بجے شام تک۔ صرف جمعہ کے روز معائنہ صبح ½۷ بجے سے بارہ بجے دوپہر تک ہوگا۔ البتہ جمعہ کو بھی ۴ بجے سہ پہر سے ½۶ بجے شام تک حسب معمول معائنہ کرایا جا سکے گا۔

جیسا کہ قبل ازیں بھی اطلاع شائع ہو چکی ہے اس دفعہ عام طبی معائنہ کے علاوہ صرف ای سی جی کیا جائے گا۔ اور سوائے اشد ضرورت کے بالعموم خون وغیرہ کا معائنہ نہ ہوگا۔

احباب اگر اپنے سابقہ کارڈ ہمراہ لیتے آئیں تو یہ امر خود ان کے لئے بھی اور ڈاکٹر صاحبان کے لئے بھی خاص سہولت کا موجب ہوگا۔

درخواستِ دعا

مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب سابق صدر محلہ دارالرحمت غربی کی صحت کمزور رہنے لگ گئی۔ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (ہدایت احمد ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے